قربانی

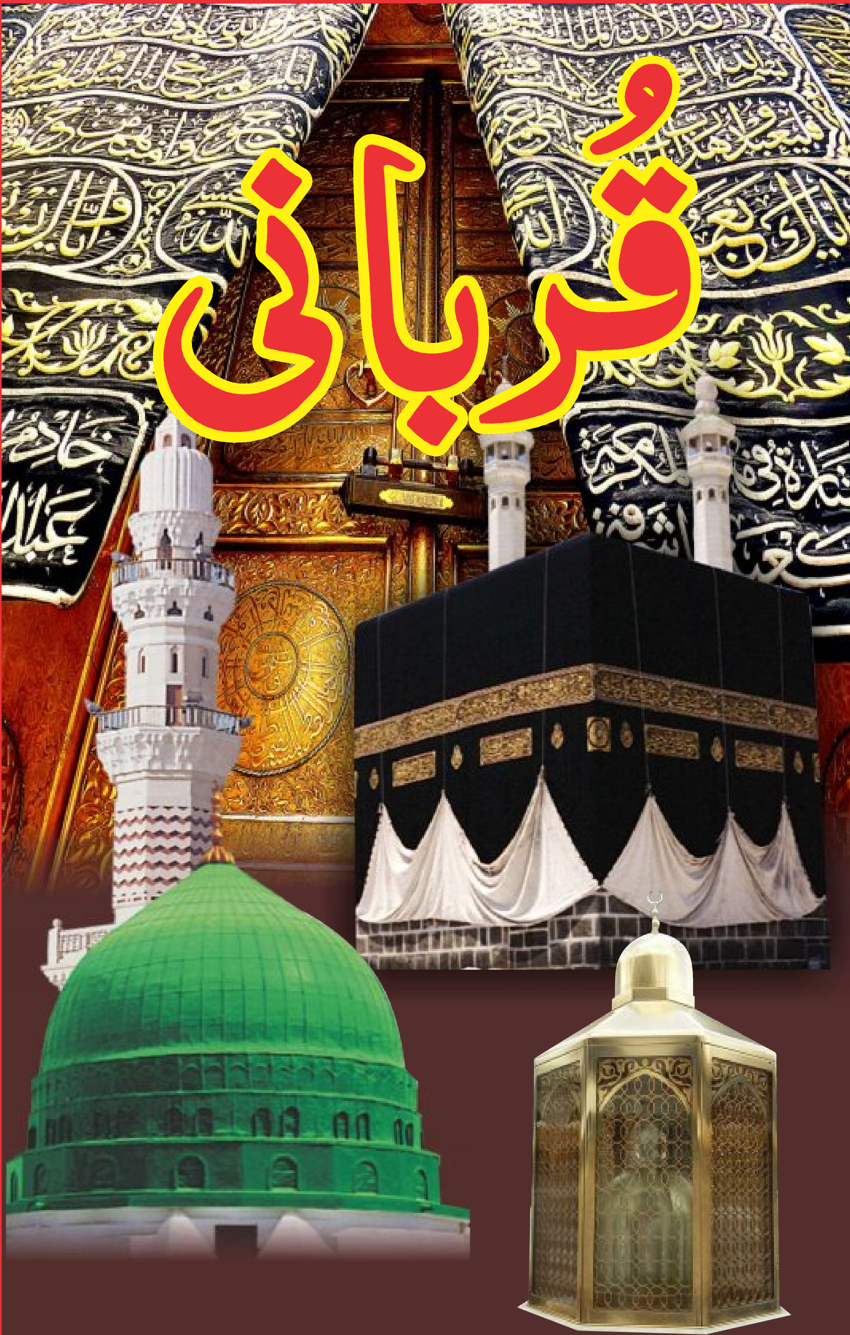

از قلم:- صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمط

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے (آخری) رسول ہیں

درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَاسَیِّدَ الاَنبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّینَ
وَعَلٰی سَائِرِ الاَنبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصحَابِکَ وَالاَولِیَاءِ وَالصَّالِحِینَ

ترجمہ! اے تمام انبیاء کرام کے سردار اور تمام انبیاء کرام پر مُہر (یعنی آخری نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود اور سلام ہو اور تمام انبیاء کرام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام صحابہ کرام پر اور اولیاء کرام اور نیک لوگوں پر

از قلم: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

حق اللہ جل جلالہ

القہار

حق اللہ جل جلالہ

اللہ جل جلالہ

الجبار

اللہ جل جلالہ

اللہ جل جلالہ

اللہ جل جلالہ

الجبار

اللہ جل جلالہ

حق اللہ جل جلالہ

القہار

حق اللہ جل جلالہ

المدد جل جلالہ
یا حق اللہ

اے میرے اللہ

المدد صلی اللہ علیہ وسلم
یارسول اللہ

تمام کائنات سے ہر طرح کے کفر و باطل، فتنوں، برائیوں، آفات و بلیات اور شیطانی شرور کو دور فرما اور تمام انسانوں اور جنات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ آمین

حق خواجہ

المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار

منجانب تنظیم حرمتِ اولیاء حق ولی دربار لاہور

سچ خواجہ

یا سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المدد یا مشکل کُشا خواجہ جی سرکار

دعا

اے اللہ! جو بھی شخص اس کتاب کو محبت و شوق سے پڑھے اس کو ہدایت کا نور عطا فرما اور اس کے ایمان اور علم و عمل میں اضافہ فرما اور اسے میرے مُرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فیض عطا فرما۔

آمین!

www.HaqWaliSarkar.com

کتاب :۔ قربانی

از قلم :۔ صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

باراول تا بارنہم :۔ جنوری 2004ء تا ستمبر 2014ء

تعداد :۔ 28500 اٹھائیس ہزار پانچ سو

باردہم :۔ ستمبر 2015ء	تعداد :۔ پانچ ہزار (5000)
بارگیارہ :۔ اگست 2016ء	تعداد :۔ پانچ ہزار (5000)
باربارہ :۔ اگست 2017ء	تعداد :۔ تین ہزار (3000)
بارتیرہ :۔ جولائی 2018ء	تعداد :۔ چار ہزار (4000)
بارچودہ :۔ جولائی 2019ء	تعداد :۔ پانچ ہزار (5000)
بارپندرہ :۔ جولائی 2021ء	تعداد :۔ پانچ ہزار (5000)

ہدیہ :۔ 35 روپے

ناشر : تنظیم حرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پُرانوار خواجہ جی سرکار

حق ولی دربار موہلنوال ملتان روڈ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

انتساب

میرے پیارے پیارے

مرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر

خواجۂ خواجگان، غوثِ زماں

خواجہ جی حق ولی سرکار

کے نام

جن کی دعاؤں اور توجہ سے اس گناہ گار کو یہ

کتاب پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

فہرست مضامین

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام	6
قربانی کا حکم	10
قربانی کا اجر اور فضیلت	11
افضل قربانی کون سی؟	13
قربانی کا وقت	13
جو قربانی کا ارادہ کرے	15
ذبح کا طریقہ	15
ذبح کے وقت کی دعا	17
کھال کب اتاریں؟	18
گوشت کی تقسیم	19
جانور کی کھال اور دوسری اشیاء	20
جو قربانی نہ کر سکے	21
قربانی کا مقصد	22
ذوالحجہ اور اس کی عبادات	24
عید کے دن کی سنتیں	25
روزے	26
نوافل	28
عید پڑھنے کا طریقہ	30

www.HaqWaliSarkar.com

واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے خلیل ہیں اوران کی پوری زندگی مبارک امتحانوں اور آزمائشوں میں گزری مگر آپ تمام آزمائشوں میں نہایت ہی ثابت قدم رہے اور صبر وشکر اور توکل کا کامل نمونہ بن کر زندگی گزاری۔آپ ہر قدم پر اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں طرح طرح کی قربانیاں پیش کرتے رہے اورانہی امتحانوں میں سے ایک بڑا سخت امتحان آپ پر یہ آیا کہ آپ کو حکمِ الٰہی ہوا کہ اپنے بیٹے کو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں قربان کر دیں اور آپ اس میں بھی نہایت اعلیٰ و کامل طریقے سے ثابت قدم رہے۔مختصراً واقعہ کچھ یوں ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے ایک نیک بیٹا عطا فرما۔اللہ سبحانہ تقدس نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور تقریباً چھیاسی سال کی عمر میں حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ کو بیٹا عطا فرمایا جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر شریف بلوغ کے قریب ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بذریعہ خواب اللہ سبحانہ تقدس کی جانب سے حکم ہوا کہ اپنے بیٹے کی قربانی پیش کریں۔چنانچہ آپ نے حکمِ الٰہی کے آگے خوشی اور رضا سے سر خم کر دیا اور حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو نہلا دھلا کر نئے

www.HaqWaliSarkar.com

کپڑے پہنا کر اور خوشبو لگا کر تیار کرو کہ ہم ایک دعوت میں جا رہے ہیں۔ حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو تیار کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری اور رسی لی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے کر جنگل کی جانب چل دیئے۔ تسلیم و رضا کا ایک عجیب اور انوکھا منظر تھا کہ ایک باپ اپنے بیٹے کو اللہ سبحانہ تقدس کے حکم پر ذبح کرنے کے لئے لے جا رہا تھا۔

شیطان کو یہ بات گوارہ نہیں تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس امتحان میں کامیاب ہو سکیں اس لئے اپنی پوری کوشش کی کہ کسی طرح بہکا دوں۔ وہ یہ سوچ کر کہ سب سے زیادہ نرم دل ماں کا اپنی اولاد کے لئے ہوتا ہے، حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا کہ ان کو تو آسانی سے بہکا دوں گا۔ شیطان نے حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کہاں ہیں؟ حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ دونوں ایک دعوت میں گئے ہیں۔ شیطان نے کہا کہ نہیں، بلکہ وہ تو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لے کر گئے ہیں۔ حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا کبھی باپ بھی اپنے بیٹے کو ذبح کر سکتا ہے؟ شیطان نے کہا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کا خیال ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے انہیں حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کو قربان کر دو۔ اس پر حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب ارشاد فرمایا اس پر لاکھوں جانیں قربان ہوں، صبر و شکر اور تسلیم و رضا کے بلند ترین مقامات پر فائز اللہ سبحانہ تقدس کی اس محبوب بندی نے فرمایا کہ اگر واقعی انہیں ان کے رب نے حکم دیا ہے تو میرے پاس صرف ایک اسماعیل (علیہ السلام) ہے، اللہ سبحانہ تقدس کی قسم! اگر ہزاروں اسماعیل بھی ہوتے تو میں خود اپنے ہاتھوں سے سب کو قربان کر دیتی۔ شیطان بہت پر امید تھا مگر شدید ناکامی کا سامنا ہوا۔ پھر اس نے سوچا کہ اسماعیل (علیہ السلام) کو بہکانے

کی کوشش کرتا ہوں اور ان کے پاس چلا گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بھی وہی سوال و جواب ہوئے جو حضرت بی بی حاجرہ رضی اللہ عنہا سے ہوئے تھے۔ تسلیم و رضا کے اس پیکر نے بھی تاریخِ انسانیت میں تسلیم و رضا کی مثال قائم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ تو میرے لئے بہت ہی عظمت کی بات ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے میری قربانی مانگی ہے اور میں اس کی راہ میں قربان ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور اگر اللہ سبحانہ تقدس مجھے ہزار جانیں بھی عطا فرماتا تو میں سب اس پر قربان کر دیتا۔

پھر شیطان یہاں سے بھی ناکام ہوا تو بالآخر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی۔ شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر کہنے لگا کہ اے ابراہیم (علیہ السلام)! تم اتنے عقلمند ہو کر بھی اپنے بچے کو ذبح کرنے کے لئے جا رہے ہو کہ بڑھاپے میں ایک بچہ ملا وہ بھی ایسا کہ جو حسن و جمال کا پیکر ہے اور اگر تم نے اسے ذبح کر دیا تو تمہاری نسل مٹ جائے گی۔ اگر اللہ سبحانہ تقدس ہی کو راضی کرنا چاہتے ہو تو اور بھی بہت سے طریقے ہیں اور جو تم خواب کو اللہ سبحانہ تقدس کا حکم سمجھے بیٹھے ہو لازمی نہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس ہی کا حکم ہو، یہ شیطانی وسوسہ بھی ہوسکتا ہے اس لئے عقل سے کام لو اور اس ارادہ سے باز آ جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جان گئے کہ یہ شیطان ہی ہوسکتا ہے لہٰذا آپ نے زمین سے سات کنکریاں اٹھا کر اس شیطان کو ماریں اور تین مرتبہ یہی عمل مبارک دہرایا۔ اللہ سبحانہ تقدس کو آپ کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک کے لئے اس کو جاری و ساری فرما دیا کہ تمام حجاج کرام اسی جگہ پر کنکریاں ماریں۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ارادے کے متعلق بتایا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ اپنے رب کا حکم پورا کریں اگر اللہ

سبحانہ تقدس نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔اس کے علاوہ انھوں نے مزید عرض کیا کہ اے ابا جان! میری تین گزارشات ہیں، پہلی یہ کہ مجھے ذبح کرنے سے پہلے اچھی طرح باندھ لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے خبری میں اپنے اعضاء ہلا بیٹھوں اور آپ کے جسم مبارک اور لباس مبارک پر کہیں میرے خون کے چھینٹے نہ پڑ جائیں اور میں اس بے ادبی کی وجہ سے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤں۔ دوسرا یہ کہ چھری اچھی طرح تیز فرمالیں تا کہ وہ تیزی سے میرے حلق کو کاٹ سکے اور مجھ پر آسانی ہو جائے کیونکہ موت ایک شدید چیز ہے اور تیسرا یہ کہ میری والدہ محترمہ کو میرا اسلام عرض کردیجیۓ گا اور ہو سکے تو میری قمیص میری والدہ کو لوٹا دیجیۓ گا تا کہ اسے دیکھ کر وہ زخمی دل کو سکون پہنچا سکیں اور یہ بھی اس لئے کہ ان کا کوئی دوسرا فرزند نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ وصیتیں سن کر محبت سے اپنے بیٹے کا منہ چوم لیا اور خوشی سے آنسو جاری ہو گئے۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل (علیہ السلام) کو آدابِ فرزندی

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا، رسی سے باندھا اور ذبح کرنے کے لئے چھری نکالی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام یہ سوچ کر کہ کہیں محبت کی وجہ سے باپ کے ارادے میں خلل نہ آجائے عرض کیا کہ ابا جان اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیں تا کہ میں آپ کو نظر نہ آؤں اور آپ کو آسانی ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی اور چھری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن مبارک پر چلائی۔ شاید آسمان نے پہلے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا ہو کہ باپ اپنے بیٹے کی گردن پر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے چھری چلا رہا ہو اور دونوں تسلیم و رضا کے پیکر بنے ہوئے ہوں، مگر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے چھری نے

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹا۔ انہوں نے پھر زور لگایا مگر چھری نے پھر نہ کاٹا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غصے میں آ کر چھری کو پھینک دیا۔ چھری نے عرض کیا کہ اے ابراہیم (علیہ السلام)! اللہ سبحانہ تقدس آپ کو حکم فرماتا ہے کہ کاٹو اور مجھے دس مرتبہ حکم فرماتا ہے کہ نہ کاٹو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں قربان کرنے کے لئے اور میرا بیٹا قربان ہونے کے لئے تیار ہیں تو تو کیوں رکاوٹ بنتی ہے اور پھر آپ نے چھری اٹھائی اور زور سے چلائی۔ چھری چلنے سے پہلے ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے حکم سے ایک ''دنبہ'' لائے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہٹا کر ان کی جگہ رکھ دیا۔ یوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستِ مبارک سے دنبہ ذبح ہو گیا۔

اللہ سبحانہ تقدس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول فرمالی اور قیامت تک مسلمانوں کے لئے یہ حکم جاری وساری فرمادیا اور اب مسلمان ہر سال اس روز یعنی 10 ذوالحجہ کو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں جانور قربان کر کے اس سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

قربانی کا حکم

قربانی ہر صاحبِ استطاعت مرد و عورت پر واجب ہے اور جو مال ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرے گا تو وہ گناہگار ہو گا۔ اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بے شک ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خیرِ کثیر عطا فرمائی، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھیں اور اپنے رب کے نام پر قربانی دیں، بے شک آپ

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے دشمن ہی بے نام ونشان رہیں گے (سورۃ الکوثر)۔

امامُ الانبیاء، سرورِ دوعالم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس میں وسعت ہو اور وہ

قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے (ابنِ ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مجھے یوم الاضحیٰ کا حکم دیا

گیا۔ اس دن کو اللہ سبحانہ تقدس نے اس امت کے لئے عید بنایا ہے (ابوداؤد، نسائی)۔

لٰہذا قربانی کرنا ہر صاحبِ استطاعت مرد وعورت پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ قربانی کرنے کے لیے صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم صاحبِ استطاعت نہیں ہیں اور پھر قربانی نہیں کرتے اور گناہگار ہوتے ہیں لٰہذا آپ کے پاس جو مال، سونا یا ساز وسامان ہے اس کی تعداد و مالیت بتا کر کسی قابل عالمِ دین سے ضرور پوچھ لیں کہ کیا مجھ پر قربانی واجب ہے کہ نہیں۔ اللہ سبحانہ تقدس ہر صاحبِ استطاعت مرد اور عورت کو قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

قربانی کا اجر اور فضیلت

1 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی تو وہ (قربانی اس کے لئے) آتشِ دوزخ سے رکاوٹ ہو جائے گی (طبرانی)۔

2 صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

www.HaqWaliSarkar.com

کہ تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی سنت ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے مقابل نیکی ہے۔ عرض کیا کہ اون کا کیا حکم ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے (ابنِ ماجہ)۔

3 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوم النحر (عید الاضحیٰ) میں ابنِ آدم کا کوئی عمل اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک مقامِ قبولیت کو پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو (ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ)۔

4 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو روپیہ عید الاضحیٰ کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ (اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک) پیارا نہیں (طبرانی)۔

5 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! قربانی کرو اور اس کے خون میں ثواب کی نیت کرو کیونکہ قربانی کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے مگر وہ اللہ سبحانہ تقدس کی حفاظت میں ہوتا ہے (الترغیب والترہیب)۔

6 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ (قربانی کے وقت) اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو کیونکہ قربانی کے خون کے ہر قطرہ کے بدلے تمہارے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ اجر وثواب صرف ہم اہلِ بیت کے لئے ہے یا ہمیں اور تمام مسلمانوں کو بھی یہ اجر ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ اجر

www.HaqWaliSarkar.com

ہمارے لئے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی ہے (الترغیب والترہیب)۔

افضل قربانی کون سی ہے؟

بہتر یہ ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق بہتر اور اعلیٰ قربانی کرنے کی کوشش کریں مگر یہ نہیں کہ قرض وغیرہ لے کر اعلیٰ اور اچھی قربانی خریدیں بلکہ جس قدر مال ہے اس کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ قربانی کرنے کی کوشش کریں کیونکہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

افضل قربانی وہ ہے جو با اعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو (احمد)۔

بعض لوگ اس لئے اچھا اور مہنگا جانور لاتے ہیں کہ لوگوں میں عزت ہو تو اس کا کوئی فائدہ اور ثواب نہیں کیونکہ قربانی کا مقصد لوگوں کو نہیں بلکہ اپنے رب کو خوش کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور بوڑھا نہ ہو بلکہ جوان ہو کیونکہ بوڑھے کی نسبت جوان جانور کی قربانی زیادہ پسندیدہ ہے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بوڑھے جانور کی بجائے اللہ سبحانہ تقدس کو ثنی (جوان) کی قربانی زیادہ پسند ہے (بیہقی)۔

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت دسویں ذوالحجہ کو نمازِ عید ادا کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارہویں تاریخ کے غروبِ آفتاب تک رہتا ہے مگر افضل پہلا دن ہے، پھر دوسرا دن اور پھر اس کے بعد تیسرا دن فضیلت میں سب سے کم ہے۔ رات کے اوقات میں اگرچہ قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہے۔ جس نے نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے قربانی کرلی تو اس کی قربانی ہی نہیں ہوگی کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز (نمازِ عید) پڑھیں گے پھر اس کے بعد قربانی کریں گے، جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے (نمازِ عید سے) پہلے ذبح کیا تو اس نے اپنے اہلِ خانہ کے لئے گوشت مہیا کیا کہ اس کو قربانی سے کچھ تعلق نہیں (یعنی اس کی قربانی نہ ہوئی) (بخاری)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

آج (عیدالاضحیٰ) کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ (عید کی) نماز ہے اور پھر اس کے بعد قربانی کرنا ہے لہٰذا جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے جانور پہلے ذبح کر ڈالا تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کرلیا (یعنی اس کی قربانی ادا نہ ہوگی) (احمد)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے نمازِ عید سے قبل قربانی کی تو اس نے اپنے کھانے پینے کے لئے جانور ذبح کیا اور جس نے نمازِ عید کے بعد جانور ذبح کیا تو اس نے اپنی قربانی مکمل کی اور مسلمانوں کے طریقے کو پالیا (بخاری)۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازِ عید ادا کی۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عیدگاہ سے) واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت اور قربانی کے جانور دیکھے کہ انہیں نماز سے پہلے ہی ذبح کر دیا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے نماز سے پہلے جانور ذبح کیا تھا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اللہ سبحانہ تقدس کا نام لے کر ذبح کرے (بخاری)۔

جو قربانی کا ارادہ کرے

جو شخص قربانی کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ یکم ذوالحجہ سے لے کر قربانی کرنے تک نہ اپنے بال اتارے نہ ہی ناخن کاٹے کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ

جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے (مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ، نسائی)۔

مگر یہ بھی ضروری (واجب) نہیں کہ قربانی کے بعد حجامت وغیرہ بنوائے بلکہ اگر کرتا ہے تو مستحب ہے۔

ذبح کا طریقہ

www.HaqWaliSarkar.com

ذبح کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو اور عاقل اور بالغ ہو اور اگر بچہ سمجھ دار ہے تو وہ بھی ذبح کر سکتا ہے۔ اگر قربانی دینے والا ذبح کرنے کے طریقے کو خوب جانتا ہو اور خود ذبح کر سکتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ خود ذبح کرے ورنہ کسی دوسرے سے ذبح کروائے اور ذبح کے وقت خود بھی جانور کے پاس موجود ہو کیونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی قربانی خود اپنے دستِ اقدس سے ذبح فرماتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی قربانی کو ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قربانی کے قریب کھڑی رہیں۔

ذبح کرنے سے پہلے قربانی کے جانور کو اچھی طرح کھلائیں پلائیں کیونکہ جانور کو بھوکا پیاسا ذبح نہیں کرنا چاہیے اور ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ہرگز ذبح نہ کریں۔ اکثر اوقات لوگ قصاب وغیرہ سے ذبح کرواتے ہیں اور وہ بعض اوقات اس بات کا دھیان نہیں رکھتے کہ جس سے جانور ذبح کرنا ہے وہ چھری اچھی طرح تیز ہے کہ نہیں، اس لئے خود چھری دیکھ لیں کہ اچھی طرح خوب تیز ہو تاکہ جانور کی رگیں اچھی طرح جلدی کٹ سکیں اور اسے کم سے کم تکلیف ہو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری یا ذبح کرنے کے آلہ کو اچھی طرح تیز کر لو اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ)۔

یہ بھی احتیاط کریں کہ چھری کو پہلے ہی تیز کر لیں کہ یہ نہ ہو کہ جانور کو گرانے کے بعد اس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ ایک شخص بکری کو لٹا کر چھری تیز کرنے لگا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے سختی سے ڈانٹا کہ اس بے چاری کو کتنی موتیں دے گا؟ بلکہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو سزا دی جس نے ایک طرف بکری کو دبا رکھا تھا اور

www.HaqWaliSarkar.com

دوسری طرف چھری کو تیز کر رہا تھا۔

پس جانور کو اچھی طرح کھلا پلا کر اور چھری کو تیز کرنے کے بعد جانور کو لایا جائے اور اس کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کی جانب اس کا منہ ہو اور تیز چھری سے جلدی سے ذبح کر دیا جائے۔ ذبح میں چار رگیں کٹنا ضروری ہیں۔ پہلی وہ رگ جس کے ذریعے سانس آتا جاتا ہے، دوسری رگ جس سے خوراک اندر جاتی ہے اور دو خون کی وہ رگیں جو گردن کے اردگرد ہوتی ہیں۔ ان چار رگوں کے کاٹنے سے ذبح ہو جاتا ہے۔ گردن اتنی زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری مہرے تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور بات کا خاص خیال رکھنا بہت ہی ضروری ہے کہ جب جانور خود ذبح کریں یا خاص طور پر قصاب سے ذبح کروائیں تو ذبح کرتے وقت اس کو نہایت ہی تاکید سے یہ یاددہانی کروائیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت تکبیر بلند آواز سے پڑھے تاکہ تسلی ہو کہ قصاب نے تکبیر پڑھی ہے کیونکہ بعض قصاب دیکھے ہیں کہ جانور ذبح کرتے وقت تکبیر نہیں پڑھتے لہٰذا اس معاملہ میں نہایت احتیاط ضروری ہے۔

ذبح کے وقت کی دعا

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

www.HaqWaliSarkar.com

اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝

ترجمہ:۔ میں نے ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ملا ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! تیرے ہی لیے اور تیری ہی دی ہوئی توفیق سے، اللہ سبحانہ تقدس کے نام سے شروع، اللہ سبحانہ تقدس سب سے بڑا ہے۔

اور جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا چاہیے۔

اور اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

ترجمہ:۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبول فرمائی۔

کھال کب اتاریں؟

بعض لوگ جلدی میں اتنا انتظار کرنا بھی مشکل سمجھتے ہیں کہ جانور کی سانس کا سلسلہ ختم ہو جائے اور حرکت مکمل ختم ہو جائے اور اس سے پہلے ہی جانور کی کھال اتارنے کا کام شروع کر دیا جاتا ہے جو کہ منع ہے کہ اس سے جانور کو بے حد اذیت اور تکلیف ہوتی

www.HaqWaliSarkar.com

ہے۔ اس لئے جب تک اچھی طرح تسلی نہ ہو جائے کہ جانور کی حرکت مکمل رک گئی ہے اور سانس کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے کھال نہیں اتارنی چاہیے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جانور کا سانس بند ہونے سے پہلے کھال اتارنے اور اس کا گوشت بنانے سے منع فرمایا ہے۔

گوشت کی تقسیم

اس عید کے موقع پر گوشت کی تقسیم بھی بعض اوقات نمود ونمائش کی نظر ہو جاتی ہے۔ گوشت کی تقسیم کے دوران غریب رشتے داروں اور ہمسائیوں اور جاننے والوں کو بھلا دیا جاتا ہے اور وہ بیچارے عید کے روز بھی سارا دن گوشت کا انتظار کرنے کے بعد دال روٹی ہی کھاتے ہیں اس لئے اس موقع پر خاص طور پر ان لوگوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ جنہوں نے قربانی نہیں کی کہ ان لوگوں کو گوشت لازمی دینا چاہیے۔

گوشت کی تقسیم کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لیں۔ ایک حصہ غربا وفقرا میں تقسیم کر دیں، دوسرا دوست احباب اور رشتہ داروں میں اور تیسرا حصہ اپنے گھر والوں کے لئے رکھ لیں اور خود بھی کھائیں۔ اگر گھر والے افراد زیادہ ہیں تو زیادہ یا سارا گوشت بھی گھر کے استعمال میں لا سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا تھا کہ تین دن کے بعد (قربانی کا) گوشت نہیں کھا سکتے۔ اس کے بعد دوسرے سال ارشاد فرمایا کہ

www.HaqWaliSarkar.com

اپنی قربانیوں کا گوشت کھا بھی سکتے ہو، جمع بھی کر سکتے ہو اور ذخیرہ بھی بنا سکتے ہو (مسلم)۔

جانور کی کھال اور دوسری اشیاء

جانور کی کھال اور دوسری اشیاء مثلاً رسی، جھول، گھنگرو وغیرہ کو بیچ کر انکی قیمت اپنے استعمال میں نہیں لائی جا سکتی کہ حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے اپنی قربانی کی کھال کو بیچا اس کی قربانی نہیں ہوگی (سنن کبریٰ)۔

بعض لوگ قربانی کی کھال کو اس نیت سے فروخت کرتے ہیں کہ اس کی رقم صدقہ کر دیں گے تو پھر اس کو بیچنا جائز ہے، حدیثِ پاک میں جو بیچنے کی ممانعت آئی ہے کہ وہ اپنی ذات کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ اس معاملے کی طرف بھی اکثر لوگوں کی توجہ نہیں ہوتی کہ قربانی کی کھال یا گوشت وغیرہ یا سری پائے وغیرہ قصاب کو اجرت میں دینے کا لالچ دے کر یا بات کر کے اجرت کم کروا لیتے ہیں۔ اس طرح وہ چیز (کھال، گوشت وغیرہ) رقم کے عوض ہوگئی اور یوں آپ نے وہ قصاب کے ہاتھوں فروخت کر دی، اس طرح کرنے سے قربانی نہ ہوگی۔ ہاں قصاب سے مقرر نہ ہو اور نہ اسے امید ہو اور پھر ویسے ہی خوشی سے دے دیں جیسے دوسرے مسلمانوں کو دیتے ہیں تو پھر حرج نہیں ہے لہٰذا اجرت ان چیزوں سے الگ مقرر کرے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قربانی کی کھال کو نہ بیچو اور

ذبح کرنے والے آدمی کو کھال اجرت میں نہ دو (درمختار)۔

www.HaqWaliSarkar.com

اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ جانور کی کھالیں اور لگامیں صدقہ کر دو (متفق علیہ)۔ پس قربانی کی کھال، رسی، گلے کا ہار، گھنگرو اور ہر وہ چیز جو اس کے ساتھ منسلک ہے اس کو صدقہ کر دے۔

کھال وغیرہ صدقہ کرنے کے لیے سب سے بہتر جگہ ایسا مدرسہ ہے جو آپ کے اپنے علاقے میں ہو یا پھر ایسا مدرسہ جس کے متعلق آپ اچھی طرح جانتے ہوں چاہے وہ دور بھی ہو۔ بعض لوگ ایسی جگہ کھال صدقہ دے دیتے ہیں جس کے متعلق جانتے بھی نہیں ہیں کہ ان کی دی ہوئی کھال واقعی جائز جگہ استعمال ہوگی کہ نہیں لہٰذا کھال دینے میں احتیاط برتنی چاہیے۔

جو قربانی نہ کر سکے

اگر کوئی شخص مالدار نہ ہو اور غریب ہونے کی وجہ سے قربانی نہ کر سکے تو وہ بھی قربانی کرنے کا اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں اور دونوں پر عمل کر لے۔

1. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یوم الاضحیٰ کا حکم دیا گیا ہے، اس دن کو اللہ سبحانہ تقدس نے اس امت کے لئے عید بنایا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ بتایئے کہ اگر میرے پاس منیحہ (یعنی وہ جانور جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہو کہ یہ کچھ دن اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کر دے) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا میں اس کی قربانی کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں

لیکن تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیرِ ناف کو مونڈو کہ اسی میں تمہاری قربانی اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک پوری ہو جائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا (ابوداؤد، سنن نسائی)۔

2 صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر کوئی فقیر ہو اور اس کو قربانی کی توفیق نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعد نمازِ عید کے اپنے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ الفاتحہ کے سورۃ الکوثر تین مرتبہ پڑھے، پس اللہ سبحانہ تقدس اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا (رکنِ دین)۔

قربانی کا مقصد

اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ

اللہ سبحانہ تقدس کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں

اور نہ ان کے خون، ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک پہنچتی ہے (سورۃ الحج۔ آیت 37)۔

قربانی کا مقصد صرف جانور لاکر ذبح کر دینا نہیں ہوتا بلکہ حقیقت میں قربانی کا مقصد کچھ اور ہوتا ہے کہ قربانی کرنے کے اس ظاہری فعل سے ہمارے اندر اللہ سبحانہ تقدس کے حکم کی فضیلت اور اس کا خوف و محبت پیدا ہو۔ جب ہم رقم خرچ کر کے جانور لاتے ہیں اور اس کی خدمت کرتے ہیں اسے پالتے ہیں اور ہمیں اس سے انس ہو جاتا ہے، پھر اس کے بعد اللہ سبحانہ تقدس کا حکم سمجھ کر اس کو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں تو در حقیقت یہ قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اگر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

راضی کرنے کے لئے اور دین کی راہ میں پیاری سے پیاری چیز یا مال و اولاد یا خواہشات قربان کرنی پڑیں تو دریغ نہیں کرنا چاہیے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا اور حکم کو ان سب پر فضیلت دینی چاہئے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

جب تک تم اپنی محبوب چیز (اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں) خرچ نہیں کرو گے ہرگز نیکی (بھلائی) کو نہ پاؤ گے اور تم جو خرچ کرو اسے اللہ سبحانہ تقدس خوب جانتا ہے (سورۃ آل عمران۔ آیت 92)۔

قربانی کرتے وقت ہم یہ بات ضرور سوچیں کہ کیا ہم اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کو فوقیت دیتے ہیں یا کہ اپنی خواہشات اور محبتوں کو؟ کیا ہم اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا و محبت کے لئے اپنی خواہشات اور محبت کو قربان کرتے ہیں؟ ہم میں سے اکثر لوگ زندگی کی خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں اور ان کو چھوڑنا ہمارے لئے بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ کاش ہم حقیقت میں کامل مسلمان بن جائیں کہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم اور رضا کے سامنے اس کی توفیق سے اپنی محبتوں، خوشیوں، جان و مال، لذات و خواہشات حتیٰ کہ سب کچھ قربان کرنے کا حوصلہ اور عزم و ہمت رکھتے ہوں۔

اللہ سبحانہ تقدس ہمیں قربانی کے ظاہری اور باطنی فیوض و برکات بھی عطا فرمائے اور اس کے مقصد کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

ذوالحجہ اور اس کی عبادات

1. جس شخص نے دونوں عیدوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے قیام کیا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے (ابنِ ماجہ)۔

2. جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ ذوالحجہ کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات کو اور عید الفطر کی رات کو اور پندرہ شعبان یعنی شبِ براءت کو (بہارِ شریعت)۔

3. حدیثِ پاک میں ہے کہ رمضان المبارک تمام مہینوں کا سردار مہینہ ہے اور از روئے حرمت سب سے زیادہ ''ذوالحجہ'' ہے (رکنِ دین)۔

4. حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذوالحجہ کے مہینے کا ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس مہینہ کی دس راتوں میں عبادت کرنا ثواب میں شبِ قدر کے برابر ہے (رکنِ دین)۔

5. آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک ذوالحجہ کی دس راتوں میں عبادت کرنے سے زیادہ محبوب عبادت کوئی نہیں۔ ان دنوں میں ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دس راتوں میں ہر ایک رات میں عبادت کرنا ثواب میں ایک سال کی عبادت کے برابر ہے (مشکوٰۃ)۔

6. جو شخص دسویں ذوالحجہ کو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لئے عید کی نماز سے پہلے کھانے

پینے اور جماع (ہم بستری) کرنے سے اپنے آپ کو روکے رکھے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے نامہءِ اعمال میں ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے (رکنِ دین)۔

7 عیدالاضحیٰ کے دن جو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لئے غسل کرے اس کا ثواب ایسا ہے کہ گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا اور اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے (رکنِ دین)۔

8 جو کوئی عیدالاضحیٰ کو نئے کپڑے پہنے اور پرانے کسی فقیر کو دے دے تو اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن ستر حلّے نوری بہشت کے اس کو پہنائے گا اور وہ **لواء الحمد** کے نیچے کھڑا ہو گا (رکنِ دین)۔

9 اگر کوئی شخص اس عیدالاضحیٰ کے دن اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لئے اور ان فرشتوں کی تعظیم کے لئے جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں، عطر لگائے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے نامہءِ اعمال میں غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتے ہیں (رکنِ دین)۔

10 قربانی کرنے والے عید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائیں کہ اس سے پہلے کوئی چیز نہ کھائیں یہ مستحب ہے مگر قربانی میں دیر ہو یا کوئی اور وجہ ہو تو کچھ اور بھی کھالیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے (بہارِ شریعت)۔

عید کے دن کی سنتیں

1 صبح کی نماز اپنے محلے کی مسجد میں پڑھنا۔ 2 غسل کرنا۔ 3 مسواک کرنا۔ 4 خوشبو لگانا۔ 5 نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا۔ 6 خاص

www.HaqWaliSarkar.com

عیدگاہ کو پیدل جانا (مجبوری ہوتو سواری پر بھی جاسکتے ہیں)۔ 7 عیدگاہ سے واپسی پر راستہ بدل کرآنا۔ 8 عیدگاہ جاتے ہوئے گھر سے عیدگاہ تک پکار کر تکبیر پڑھنا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ 9 عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا۔ 10 خطبہ سننا۔

روزے

1 ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چار چیزوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ یوم عاشورہ کا روزہ، (ذوالحجہ کے) دس دن یعنی پہلے نو دن کے روزے، ہر مہینے (ایام بیض کے) تین دن کے روزے اور نمازِ فجر سے قبل دو رکعتیں (مشکوٰۃ)۔

2 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو یکم ذوالحجہ کو روزہ رکھے گویا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح جہاد کیا کہ ایک لمحہ بھر بھی آرام نہ کیا۔ دوسرے دن کے روزے کا ثواب یہ ہے کہ گویا اس نے دو ہزار برس عبادت کی اور تیسرے دن جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کئے اور اگر چوتھے دن کا روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار ہزار برس کی عبادت کا ملتا ہے اور پانچویں دن کے روزے کا ثواب پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے پر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے (رکنِ دین)۔

www.HaqWaliSarkar.com

3 حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عہدِ رسالت میں ایک شخص گانے بجانے کو دوست رکھتا تھا مگر جب ذوالحجہ کا چاند نظر آجاتا تو روزے رکھنا شروع کر دیتا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس شخص کو بلا کر پوچھا کہ تو کس وجہ سے ان دنوں کا روزہ رکھتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ! یہ دن حج کے دنوں میں سے ہیں اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس مجھے حاجیوں کی دعاؤں میں شریک فرمائے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تجھے ہر دن کے روزے کے بدلہ میں ایک سو مسلمان غلاموں کو آزاد کرنے اور ایک سو اونٹ کے صدقہ کرنے اور سو گھوڑے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا اور یوم ترویہ کے روزے کے بدلے ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور ایک ہزار اونٹ صدقہ کرنے اور ایک ہزار گھوڑوں کو اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا اور عرفہ کے روزے کے بدلے میں دو ہزار غلاموں کو آزاد کرنے اور دو ہزار اونٹ کے صدقہ کرنے اور دو ہزار گھوڑے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا (غنیۃ الطالبین)۔

4 ان دنوں میں عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا دن بڑا معظم دن ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے مگر حاجی عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے تاکہ مناسک حج ادا کرنے میں سستی نہ ہو (فضائل ایام والشہور)۔

5 حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشرہ ذوالحجہ کی راتوں میں بصرہ کے ایک قبرستان میں تھا تو میں نے ایک قبر سے نور کی شعاعیں نکلتی دیکھیں۔ یہ دیکھ کر میں بڑا حیران ہوا تو اتنے میں آواز آئی کہ اے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ! اگر تو نے بھی نو دن ذوالحجہ کے روزے رکھے تو تیری قبر سے بھی اسی طرح نور نکلے گا (نزہۃ المجالس)۔

www.HaqWaliSarkar.com

6 ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک دوست کے آگے دس نور دیکھے اور اپنے آگے صرف دو نور نظر آئے۔ اس سے مجھے تعجب ہوا تو اتنے میں مجھے بتایا گیا کہ تیرے دوست نے دس سال عرفہ کا روزہ رکھا تھا اس لئے اس کے آگے دس نور ہیں اور تو نے صرف دو سال عرفہ کا روزہ رکھا تھا اس لئے تیرے آگے صرف دو نور ہیں (نزہۃ المجالس)۔

نوافل

1 حدیثِ پاک میں ہے کہ جو شخص اول رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے بے شمار ثواب لکھتا ہے (فضائل ایام والشہور)۔

2 اگر کوئی اس مہینہ کی کسی پچھلی تہائی رات میں چار رکعت نفل پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین مرتبہ اور سورۃ الاخلاص تین مرتبہ اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْجَبْرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ
سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ
حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا
طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۝ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ

www.HaqWaliSarkar.com

وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ ؀

پھر جو چاہے دعا مانگے قبول ہو گی۔ اس کا اجر اسی طرح ہی ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کا حج کیا ہو اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کی ہو۔

اگر دس راتوں میں اس نماز کو اس طرح پڑھتا رہے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو فردوسِ اعلیٰ میں داخل فرما دے گا اور اس کی برائیاں مٹا دے گا اور فرمائے گا کہ اب نئے سرے سے عمل شروع کر (غنیۃ الطالبین)۔

3 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی دسویں ذوالحجہ تک ہر رات وتروں کے بعد دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکوثر اور سورۃ الاخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو اس کو اللہ سبحانہ تقدس مقامِ اعلیٰ علیّین میں داخل کرے گا اور اس کے ہر بال کے بدلے میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب پایا (رکنِ دین)۔

4 جو شخص عرفہ کی رات میں دو رکعت نفل یوں پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سو مرتبہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سو مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے تو اللہ سبحانہ تقدس قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے اس شخص کی سفارش سے بمعہ اس کے ستر آدمی بخشے گا۔

5 جو کوئی شبِ عرفہ (نویں ذوالحجہ کی رات) کو سو رکعت نفل ادا کرے گا اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص ایک یا تین مرتبہ پڑھے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا اور اس کے لئے جنت میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا (فضائل ایام والشہور)۔

www.HaqWaliSarkar.com

6 جو کوئی دسویں ذوالحجہ کی رات کو چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بعد سلام ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے تو تمام گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے (رکنِ دین)۔

7 جو کوئی شب نحر یعنی دسویں ذوالحجہ کی رات کو جس کی صبح عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور اس نے ستر برس کی عبادت کا ثواب حاصل کیا (رکنِ دین)۔

8 جو شخص قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الشّمس پانچ بار پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہوا اور اس کی قربانی قبول ہوئی (راحۃ القلوب)۔

9 جو شخص ذوالحجہ کے جمعہ کے روز چھ رکعت نفل پڑھے گا کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد دس مرتبہ یہ پڑھے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝

پھر دس مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو سب سے پہلے جنت میں داخل فرمائے گا (فضائل ایام والشہور)۔

عید پڑھنے کا طریقہ

عید کی نماز دو رکعت پر مشتمل ہوتی ہے اور اس میں چھ تکبیریں زائد ہوتی

www.HaqWaliSarkar.com

ہیں۔اس کی نیت اس طرح ہے ”دو رکعت نماز عید الاضحیٰ واجب زائد چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے منہ کعبہ شریف کی طرف“۔ پھر امام تکبیر تحریمہ ”اللہ اکبر“ کہے گا اور اس کے بعد ہاتھ باندھ کر ثنا پڑھی جائے گی۔ پھر امام تین زائد تکبیریں کہے گا، دو تکبیروں پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں جبکہ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔اس کے بعد قرأت ہوگی یعنی سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت تلاوت کی جائے گی۔اس کے بعد امام ”اللہ اکبر“ کہہ کر رکوع میں چلا جائے گا۔ پھر قیام اور سجدوں کے بعد دوسری رکعت میں امام پہلے قرأت یعنی سورۃ الفاتحہ اور سورت پڑھے گا اور اس کے بعد امام تین زائد تکبیریں کہے گا۔تینوں تکبیروں پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ چوتھی تکبیر پر رکوع میں چلے جانا ہے اور باقی نماز پوری کرنی ہے۔نماز کے بعد امام خطبہ تلاوت کرے گا جس کو سننا سنت ہے۔

احادیثِ مبارکہ

1 رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا (متفق علیہ)۔ 2 عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔ 3 بے شک میں اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بیشک (اس وقت) آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے (احمد)۔ 4 میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ابوداؤد، ترمذی)۔ 5 رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا (احمد، ترمذی، حاکم)۔ 6 میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں (کنز العمال)۔

www.HaqWaliSarkar.com

المدد یا حق اللہ جل جلالہٗ — اے میرے اللہ — المدد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر ایک مسلمان کو اپنے دل سے اپنے مسلمان ہونے کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا احساس عطا فرما اور حضرات اولیاء کرام کی عقیدت و نسبت عطا فرما اور ہر حال میں اور ہر دم صبر و شکر کرنے کی اور اپنی نظر اور شرم گاہ اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور تمام مسلمانوں کو اور ملکِ پاکستان کو غیر مسلموں، قادیانیوں اور بے حیائی و فحاشی کے فتنوں سے محفوظ فرما اور ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور تعصّبانہ لڑائی جھگڑوں کو دور فرما کر تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر متحد فرما اور تمام کائنات کو تمام انسانوں اور جنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔

آمین! ثم آمین!

حق اللہ ہو

المدد یا حق اللہ ہو

اللہ اللہ اللہ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

المدد یا حق اللہ ہو

اللہ اللہ اللہ

سچ اللہ ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّاۤ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۙ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۙ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۙ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۗ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ

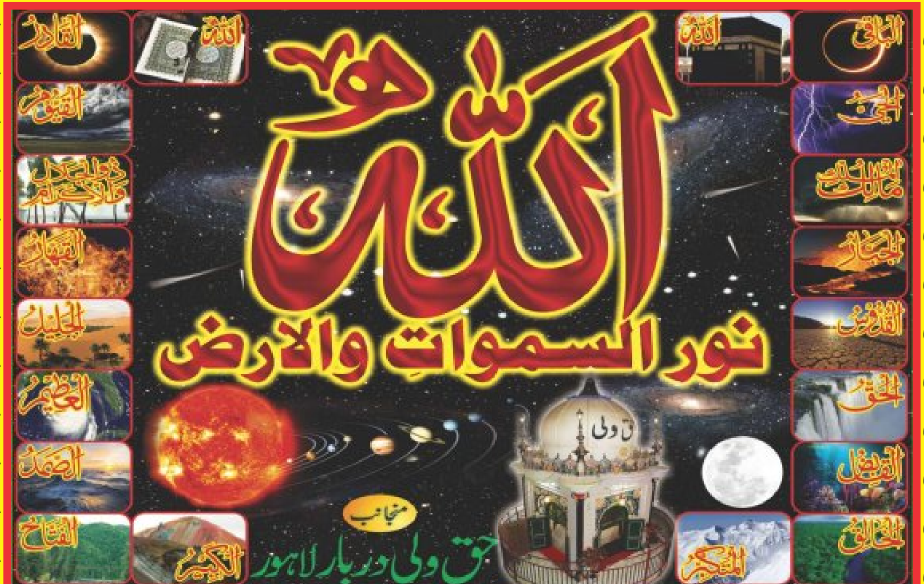

حق الجبار حق
سچ الجبار سچ

حق القہار حق
سچ القہار سچ

اللہ ہو

اللہ ہو

حق خواجہ سچ خواجہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار

حق خواجہ سچ خواجہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْن
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْن

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

تَنظیم حُرمتِ اولیاء

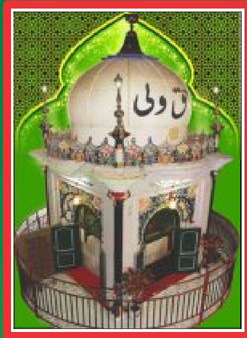

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ
شہنشاہِ صداقت حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر
حق ولی
تنظیم حُرمتِ اولیاء

بانیٔ تنظیم

نعرۂ خواجگیہ — حق خواجہ

غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفٰی

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

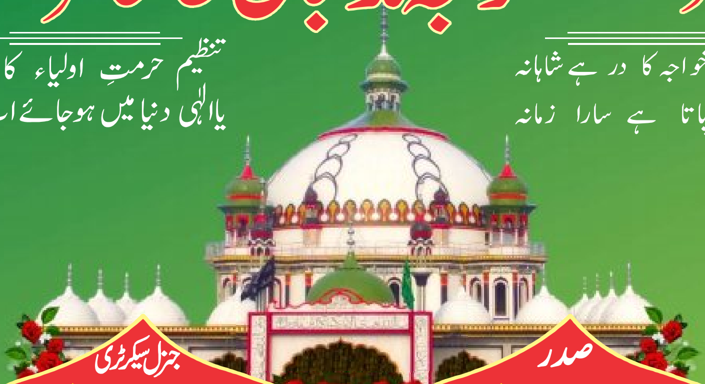

صدر
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض ومقاصد

1 تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔ 2 اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔ 3 اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔ 4 فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کو ختم کرنا۔ 5 دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔ 6 اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر: حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔

Web Site www.HaqWaliSarkar.com
Youtube Channel HaqWaliSarkarOfficial